السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بچہ مردہ نا تمام پیدا ہو تو اس کا نماز جنازہ ہو جائیگا؟ یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی سے واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردہ یا نا تمام بچے کا نماز جنازہ ادا کرنا شرعاً مشروع و جائز ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:

((عن المغیرة بن شعبة أن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازة والماشی یمشی خلفها وامامها وعن یمینها وعن یسارها قریبا منها والسقط یصلی علیه ویدعی لوالدیه بالمغفرة والرحمة.))

''مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں۔ اس کے قریب رہ کر چلیں اور نا تمام بچے پر بھی نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کیلئے رحمت اور بخشش کی دعا کی جائے''۔ (ابوداؤد (۳۱۸۰) ۳/۲۰۵، احمد (۷۷۰۹، ۷۷۱۶)، ۳۰۴، ۵/۳۰۲، حاکم ۱/۳۶۳)

علامہ البانی حفظہ اللہ احکام الجنائز ص ۸۱ میں لکھتے ہیں:

''اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ''نا تمام'' سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونکی گئی ہو۔ پھر وفات پائے۔ البتہ اس سے پہلے کی صورت اگر ساقط ہو جائے تو ادا نہیں کی جائے گی۔ اس لئے کہ وہ میت کہلا ہی نہیں سکتی۔ اس بات کی وضاحت ابن مسعود کی اس مرفوع روایات سے ہوتی ہے:

((إن خلق أحدکم تجمع فی بطن أمه أربعین یوما ثم یکون علقة مثل ذلک ثم یکون مضغة مثل ذلک ثم یبعث اللہ إلیه ملکا ینفخ فیه الروح))

''یقیناً تمہاری تخلیق کا طریقہ کار یہ ہے کہ چالیس دن تک وہ ماں کے پیٹ میں نطفے کی شکل میں پڑا رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن تک لوتھڑے کی شکل میں، پھر اتنے ہی دن تک بوٹی کی طرح رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے'' (متفق علیہ)

لہٰذا جس بچے کے چار ماہ مکمل ہوں اور اس میں روح پھونکی گئی ہو، وہ نا تمام پیدا ہوا ہو تو اس کا نماز جنازہ ادا کیا جا سکتا ہے اور روح پھونکے جانے سے قبل ہی سقط ہو جائے، اس کا نماز جنازہ ادا نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ اس کو میت نہیں کہا جا سکتا۔ بعض علماء نے یہ شرط لگائی ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو خواہ ایک دفعہ ہی اُس نے سانس لیا اور اس کی دلیل یہ روایت پیش کرتے ہیں:

((إذا استھل السقط صلی علیه وورث))

''جب بچے پیدا ہونے والا چیخے تو اس کی نماز بھی پڑھائی جائے گی اور وہ وارث بھی ہو گا''۔

علامہ البانی حفظہ اللہ احکام الجنائز ص ۸۱ پر فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ اس روایت کی تفصیل التلخیص الجبیر ۶/۱۴۶۔ ۱۱۴۷ المجموع ۵/۲۵۵ اور ''نقد التاج الجامع للاصول الخمسہ (۲۹۳) پر موجود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ